سوانح حیات
حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی
مُرتّب
ابوالمنظور سیّد سلام الدین قادری ظہوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرتِ علی ثانی امیرِ کبیر میر سید علی ہمدانی

طریقت کے شہرۂ آفاق رسالہ مستورات میں شیخ نظام الدین نوری کا ایک واقعہ درج ہے۔ ایک دن وہ خراسان کی ایک بڑی سڑک سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ اچانک سڑک روشن ہو گئی۔ اس روشنی کے اندر انہیں حضرتِ خضرؑ و حضرت الیاسؑ کے استفسار پر انہوں نے فرمایا کہ آج کی رات ایک بڑی مبارک رات ہے۔ ایک بچہ تولد ہوگا جو لاکھوں منکروں اور کافروں کو سیدھی راہ دکھائے گا۔ وہی بچہ ہمدان کے ایک گھر میں پیدا ہوا۔ اس لئے ہم یہ کپڑے تبرک کے طور پر وہاں لے جاتے ہیں۔ پیشنگوئیوں کی ایک حقیقت بنکر دنیا میں عیاں ہو گئی۔ آپ کے نظرِ کرم سے لاکھوں منکر اور کافر دائرہ اسلام میں آکر نورِ اسلام سے مشرف ہو کر ایک وحدہٗ لاشریک کے پرستار بن گئے۔ یہ آپ کا نظرِ کرم تبلیغ و درس و درس و تدریس کا اثر آموز کراماتِ دنیا کے ظہور کا ایک نمونہ تھا۔

آپ کی ولادت ۱۲ ماہ رجب ۷۱۲ھ کو ہمدان میں ہوئی۔ آپ صحیح النسب سید السادات ہیں آپ کا نسب اباً حضرتِ امام حسینؑ شہید کربلا کے ساتھ ملتا ہے اور اُمّاً حضرت امام حسن مجتبےٰ شہید رضا پر ختم ہو جاتا ہے۔

بشارتِ رسولؐ

حضرت سید علی ہمدانیؒ دس برس کے تھے کہ وہ اپنے ماموں سے مذہبی اور سپاہ گری کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے گئے۔ چنانچہ ایک تیر انداز سپاہ گری کے فن کے اُستاد کے ساتھ تیر اندازی کے غرض سے گئے۔ ایک خوبصورت پرندہ اُن کو نظر آیا۔ اُستاد نے اِشارہ کیا، کہ پرندہ پر تیر چلاؤ۔ شاہِ ہمدانؒ نے تیر چلایا۔ پرندہ کا بازو زخمی ہوا۔ پرندہ جھاڑیوں میں چلا گیا۔ شاہ ہمدانؒ نے پیچھا کیا۔ پرندہ ایک جھاڑی سے نِکل کر دوسری جھاڑی میں چلا گیا۔ انہوں نے ارادہ کیا کہ پرندہ کو پکڑ لوں، پرندہ آخر ایک غار میں گھس گیا۔ انہوں نے غار کے اندر کو دیکھا، ایک آگ کا الاؤ نظر آیا۔ اُن کو خیال آیا کہ کوئی تارکِ الدنیا، راہب فقیر عبادت میں مصروف ہوگا۔ ابھی وہ غار میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ اُن کے والد سید شہاب الدینؒ اپنے رفیق کے ہمراہ موقعہ پر پہنچے۔ گھوڑے سے اُتر کر فرزند سے پوچھنے لگے۔ شاہِ ہمدان نے واقعہ سُنایا اور غار میں داخل ہوئے۔ غار اندر سے بہت روشن اور کشادہ تھا۔ بزرگ مُسکراتے ہوئے الاؤ سے اُٹھے، بُزرگ کے آنکھوں کو سفید بالوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ بزرگ الاؤ سے اُٹھ کر سیّد علی کی طرف دیکھ کر بولے:۔

"ای بشارتِ رسولؐ، ای علی ہمدانیؒ خوش آمدید"

دریافت کرنے پر بزرگ نے اپنا تعارف کروایا۔ فرمایا میرا نام شیخ ابوسعید ہے۔ حضرتِ عیسیٰؑ کے زمانے سے پہلے پیدا ہوا ہوں۔ رسول اللہؐ کے والدین کی شادی کے موقعہ پر، میں موجود تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف بھی حاصل ہوا۔ خلفائے راشدین کا شرف بھی حاصل ہوا۔ وہ عہد بھی دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ کے ساتھ کوفیوں نے کتنی غداری کی۔ چند دن ہوئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا۔ انہوں نے بشارت دی تھی کہ جب تم الادَ کے پاس بیٹھے ہوں گے تو دس سالہ ایک کم سن لڑکا سفید پرندہ کا پیچھا کرتے ہوئے آپ کے پاس آئیگا۔ وہ میری اولاد سے ہوگا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ یہ واقعہ کب ہوگا۔ انہوں نے فرمایا میری ہجرت کے سات سو تیراں (۷۱۳) سال کے بعد وہ ستارا شہر ہمدان میں طلوع ہوگا۔ میں نے باادب عرض کیا کہ اُن کا نام کیا ہوگا۔ انہوں نے فرمایا سیّد علی ہمدانیؒ یہ فرما کر اپنا خرقہ سیّد علی ہمدانی کے کندھے پر رکھا اور فرمایا "بیٹا یہ اُس امر کی سند ہے کہ تجھ سے ہمدان کی حکومت واپس لی گئی اور آٹھویں صدی کی روحانی حکومت سپرد کی گئی۔ حضرتِ شہاب الدین گھر واپس آئے تو علاء الدولہ کو اپنا فرزند حوالہ کیا اور فرمایا کہ آج تک یہ بچہ آپ کا شاگرد تھا۔ آج کے بعد میں نے اس بچہ کو خدا و رسولؐ کے نام پر آپ کو کلیتاً حوالہ کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے اُن کو قرآن پاک حفظ کروایا۔

یاراں سال کی عمر تک نہ صرف علم شریعت بلکہ علم حقیقت اور علم طریقت سے روشناس کیا۔ بعد میں انہوں نے ایک دوسرے بزرگ شیخ علی دوستی کے زیر تربیت رکھا۔ شیخ نے اُن کو سب سے پہلے درود شریف پڑھنے کی تلقین کی۔ آپ نے تین دن اور رات اس درود شریف کا ورد کیا۔ ایک مسجد کے اندر ورد کر رہے تھے۔ یکایک انہوں نے دیکھا کہ مسجد کا چھت غائب ہوا اور پر زیورات زر و جواہر کا مرصع ایک تخت نظر آیا اور تخت پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے۔ انہوں نے بیتاب ہو کر جنون و مستی کے عالم میں اُس تخت تک جانیکا عزم بالجزم کیا۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرزند اس مقام تک پہنچنے کیلئے آپ کو پہلے شیخ محمود مُزدقانی کے پاس جانا ہے اور اُن کی خدمت کا فیض حاصل کرنا ہے۔

حضورؐ کے عین حکم فرمانے کے مطابق آپ نے شیخ شرف الدین محمود مُزدقانی کی خدمت میں جا کر اُن سے روحانی تربیت حاصل کی۔ جس کی بدولت آپؒ کو وہ مقام حاصل ہوا جس کے وہ طلب گار تھے اور جس کا اشارہ آپ خود چہل اسرار کے اختتامی بند میں فرماتے ہیں:۔

تا چو شدم ہمچو علی پادشاہ شہر فنا　　　اسپ ہمت بسوئے ملکِ بقا میرانم

جب سے میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کی طرح شہر فنا کا بادشاہ ہوا ہوں، میں ہمت کے گھوڑے کو ملک بقا تک دوڑاتا ہوں حضرتِ امیر کبیرؒ

نے عالم کے اطراف تین چکر لگائے اور اس طرح سیاحت کے اندر تیس برس گزارے۔ آپ نے اپنے تصنیف خلاصۃ المناقب میں کہیں کہیں اس طویل سفر کی جھلکیاں دکھائیں۔ آپ مزدقان، ختلان، بلخ، بدخشاں، ختا، یزد، شام، حجاز، روم، سمرقند، بخارا، وراء الہند کے علاقوں میں بار بار تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے لنکا میں حضرتِ آدم علیہ السلام کے نقشِ پا کی زیارت کی۔ جہاں پر آپ کو شیخ نجم الدین احمد کبرای نے آواز دی۔ السلامُ علیکَ یا سیدی اور بڑے بڑے اولیا کا تانتا باندھا گیا اور بڑے بڑے القابوں سے آپ کو پکارا گیا اور اِن بزرگوں کا ملاقات بھی ہوا۔ ابنِ بطوطہ نے اپنے تاریخ میں لکھا کہ حضرتِ شاہ ہمدانؒ نے آدم علیہ السلام کے نقشِ پا کی زیارت چین میں کی اور لا تعداد فیض حاصل کیا۔ آپ سفر کرتے کرتے چالیس سال کی عمر میں پہنچ کر شاہِ ہمدانؒ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ حق گوئی اور صداقت بولنے میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ تنگ نظر ظالم بادشاہوں کے علاوہ عالموں نے اُن کو ایک دفعہ پُر تکلف دعوت دی اور دعوت میں زہریلا پیالہ ہاتھ میں دیا۔ خداوند کریم نے اِس زہریلے پیالے کو شیرین میں تبدیل کیا، جو کہ شاہ ہمدانؒ نے نوش کیا۔ علماء انتظار میں تھے کہ شاہِ ہمدانؒ ابھی گر جائینگے۔ لیکن زہر نے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچایا بلکہ شاہ ہمدان نے فرمایا کہ خدا کی قدرت کیا ہے۔ یہ بھی ہوتا کہ میں پیتا،

تم لوگ مر جاتے، اِس کے بعد ایک دفعہ شہر شام کے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں بلایا اور حاضر ہونے کو کہا۔ مگر شاہِ ہمدانؒ نے اِنکار کیا۔ بادشاہ مشتعِل ہوا اور حکم دیا کہ نل نبے کا گھوڑا آگ سے گرم کرلو اور شاہ ہمدانؒ کو بلایا کرو۔ شاہِ ہمدانؒ نے خود ہی تشریف فرمایا۔ حضرتِ شاہ ہمدانؒ اس آگ کے گھوڑے پر لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاحِدُ القَھَّار پڑھ کر سوار ہوئے۔ سوار ہو کر ہی گھوڑا راکھ کا ڈھیر بن گیا۔ بادشاہ تمام رعیت سمیت حاضر آکر یا دیب معافی مانگنے لگا اور تمام رعیت کے سمیت مسلمان ہو کر نورِ اسلام سے منوّر ہوئے۔ شہر روم سے آپ نے طے مکان کرتے کرتے راہ میں ایک مسلمان اور نصاریٰ کو جھگڑا کرتے دیکھا۔ نصاریٰ کا دعویٰ تھا کہ ہمارا پیغمبر حضرتِ عیسیٰ بڑا نبی ہے۔ وہ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ مسلمان کہتا تھا کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمدؐ سب سے بڑے ہیں۔ شاہ ہمدانؒ نے فرمایا۔ دکھاؤ کوئی پُرانی قبر۔ لوگوں نے پُرانی قبر دکھائی۔ شاہ ہمدان نے قُم بِاِذنِ اللّٰہ فرمایا۔ صاحبِ قبر زندہ ہوا۔ آخری نصاریٰ نے یہ کرامت دیکھ کر تمام قوم کے سمیت اسلام کو بسر وچشم تسلیم کیا۔ ایک دفعہ آپ درویشوں کے ایک بڑے جمِ غفیر میں تشریف فرما تھے۔ اچانک آپ کو غنودگی ظاہر ہوئی۔ آپ نے حضورِ انورؐ کی زیارت کی آپ کو آقائے نامدارؐ نے فرمایا "بیٹا کشمیر جاؤ" وہاں کے باشندوں کو مسلمان بناؤ۔ اگرچہ وہاں کچھ نام لیوا مسلمان بھی ہیں لیکن ماحول کے اثرات سے کافروں سے بھی

بدتر میں ۔ بیدار ہوتے ہی آپ نے اپنے مریدوں سے فرمایا "چلو صبح کشمیر جانا ہے ہمیں کشمیر جانے کا ارشاد ہوا ہے ۔ اِس سے قبل یہاں کے حاکم نے خواب دیکھا تھا کہ مغرب سے آفتاب طلوع ہوا تھا ۔ صبح خواب کا تعمیر معلوم کرتے کیلئے بدھ مذہب کے راہب سے جو کہ یوگ شاستر میں مشہور عالم تھا ۔ اُس نے تعبیر بتایا کہ ماوراالنہد سے مردِ فقیر آیگا ، جو لاکھوں غیر مسلموں کو حلقہ اسلام میں لائے گا حضرت شیخ عبدالوہاب نوری فتوحات کبرویہ بیان کرتے ہیں

حضرتِ شاہ ہمدان کے سیر و سیاحت کے متعلق لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ محلہ علاءالدین پورہ کے آس پاس ایک مسجد شریف تھی جہاں لوگ بعد نمازِ عشاء نہیں رہتے چونکہ وہاں پر جنات رہنے والے کو راتوں رات ہی میں ختم کرتے تھے ، شاہ ہمدان نے بعد نمازِ عشاء وہاں اُسی مسجد میں رہنے کا عزم کیا ۔ اور وہاں کے لوگوں نے عرض کیا کہ اے مردِ خدا آپ یہاں نہ ٹھہریئے ، جو بھی کوئی اِس مسجد میں رات کو ٹھہرتا ہے تو وہ جنات اُسے رات کی تاریکی میں مارتے ہیں ، حضرت نے فرمایا آپ لوگ جایئے خدا حافظ ہے ۔ لوگ نکل گئے اور ان کی تجہیز و تکفین کے بارے میں مشورہ کرنے لگے ، جب رات کے باراں بجے ہوئے تو آپ نے خطرناک دھیمی کوفت آواز میں سنا ۔ شاہِ ہمدانؒ نے دیکھا ایک برقعہ پوش خاتون خوبصورت ہاتھ میں مشعل لیکر شاہ ہمدانؒ کے پاس آئی ، شاہ ہمدانؒ نے ایک دم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحِدُ القَھَّار اور عزیز الغفار پڑھ کر

دم کیا۔ بہ صورت راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوئی۔ صبح لوگوں نے اس مرد فقیر کو خبر لینے کے لئے مشورہ کیا۔ وہاں جاکر مسجد میں داخل ہوئے اور انہیں وہاں ایک راکھ کا ڈھیر نظر آیا۔ لوگ یہ کرامت دیکھ کر تمام کے تمام حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور کلمہ کے نور سے منور ہوئے۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا کہ جناب یہاں پر گیارہ سو سال سے ایک مندر ہے۔ کالی شوری مندر کے نام سے یہ ایک بڑا بت خانہ ہے جس میں ۳۶۰ تین سو ساٹھ بت اور ۳۵۰ تین سو پچاس پجاری ہیں۔ جن کا لیڈر شاہ پور نامی پنڈت ہے جو لوگوں پر ظلم و تشدد کرتا ہے۔ لوگوں سے جبراً گلے بھیڑ بکری بطور باج وصول کرتا ہے اگر کوئی شخص باج دینے سے انکار کرتا ہے اور اس پر ہر لحاظ سے عذاب کیا جاتا ہے۔ یوگ شاستر میں کامل تھا اور بھنگ پینے سے خشک ہو چکا تھا تمام ہڈیاں چمڑے کے اندر سے نظر آتی تھیں۔ اس ننگے برہمن کی صرف ایک لنگوٹی تھی۔ حضرت امیر کبیرؒ نے ایک آواز سے دبایا، شاہ پور برہمن آسمان کی طرف اڑتا گیا لوگ حیران رہ گئے۔ حضرتؒ نے امیر بیہقی کو اشارہ کیا اور انہوں نے اپنا چپل پیچھے لگایا اور شاہ پور برہمن کو جوتے سے دبا کر واپس لایا۔ تمام پجاری سمیت شاہ ہمدانؒ دیکھ کر کلمہ شریف پڑھتے گئے۔ اس پاڑے میں ۳۷ ہزار نو مسلموں نے اسلام تسلیم کیا۔

اس طرح ریشی نامہ میں درج ہے:۔

اندر آں دم ز زمرۂ کفار | شد ہدایت بسی و ہفت ہزار ۳۷۰۰
ظلمتِ کفر شد بنور بدل | ایں سعادت رسید سعیدِ ازل
ایں سعادت زدہ ازاں تنویر | واسطہ درمیان امیر کبیرؒ
یعنی آں بانی مسلمانی | میر سید علی ہمدانیؒ

آپ نے اس دفعہ پر خانقاہ تعمیر کیا جس کی نشاندہی جناب رسول اللہؐ نے بہ نفس نفیس خواب میں فرمائی تھی جس کا نقشہ حضورؐ نے بدستِ مبارک خود حضرتِ شاہِ ہمدانؒ کو دکھایا تھا۔ اس تعمیر میں صدور الدین حضرت میر محمد گورستانی اور تمام باقی خلفاء حضرتِ میر محمد ہمدانیؒ بھی شامل تھے اور حضرتِ محمدؐ کے تمام غزوات کے متبرک نشانات بھی ساتھ تھے جو وہاں پر موجود ہیں۔

وقتاً فوقتاً مصائب و آلام کے وقت اِن کی نشاندہی فرماتے اور وہ مصیبت ٹل جاتی۔ تمام مشکلاتوں کو خداوند کریم بہ طفیل اُن کے آسان کرتا۔ یہ تبرکات خانقاہِ فیض پناہ میں موجود ہیں۔ ہر مصیبت کے وقت خانقاہِ فیض پناہ کے صحن میں نکلتے وقت اللہ تعالیٰ تمام مشکلات کا حل اُن کے طفیل سے منظور فرماتا۔ اِن تبرکات میں سے ایک وقت حضرتِ امیر کبیرؒ کا عصا گم ہوا۔ اگر کوئی سلطانِ کشمیر پر حملہ کرتا تو یہ تبرکات ساتھ لیکر فتح یاب بن کر آتے تھے۔ کچھ عرصہ کشمیر میں ٹھہر کر آپ ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیاحت کر کے حرمین شریف کی زیارت کو گئے۔ عربستان کے صحرا نوردی کے بعد آپ براستہ ہندوستان

کشمیر آئے۔ بارِ دوئم ۷۸۱ھ میں آپ نے کشمیر میں تشریف فرمایا اُس وقت یہاں کا حکمران سلطان قطب الدین تھا۔ اِنہی ایام کے اندر آپ نے کشمیریوں کو اورادِ فتحیہ جہری پڑھنے کا حکم دیا۔ سرزمین کشمیر میں حضرت نے قریہ بہ قریہ کا دَورہ کیا اور دعوتِ اسلام سے مشرف فرمایا۔ سرینگر، ڈورو ترال پانپورہ مٹن میں اخلاقِ محمدیؐ پیش کر کے لاکھوں غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں لایا اور کشف و کرامات دِکھا کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور تبلیغ اسلام جاری رکھنے کی تاکید فرمائی۔ جگہ جگہ خانقاہیں، مسجدیں تعمیر کروائے۔ آپ ۷۸۳ میں تبت ترکستان اور لداخ روانہ ہوئے۔ یارقند تاشقند کاشغر ختن وغیرہ تشریف فرما کر دعوتِ اسلام پیش کیا۔ جگہ جگہ دعوتِ اسلام پیش کر کے لاکھوں غیر مسلموں کو حلقۂ اسلام میں داخل فرمایا۔ اِن ملکوں و شہروں کے اندر غیر مسلموں کا مسلمان ہونا، آپ کے درس و تدریس اور تبلیغ کا فیض عام ہے۔ ۷۸۵ھ میں تیسری اور آخری بار ملک کشمیر کا آخری دورہ فرمایا۔ اُس وقت کشمیر کا حکمران شہاب الدین تھا۔ اِس گردش میں آپ بوجہ علالت زیادہ عرصہ نہ ٹھہرے۔ اور ۷۸۶ھ میں براستہ پکھلی بہ نیت زیارت حرمین شریف نکلے اور کنائرے کے حاکم سلطان محمد خضر شاہ کے گھر مہمان رہے۔ اسی روز بعد نماز ظہر حضرت زیادہ علیل ہوئے ۶ ماہ ذی الحجہ آپ نے تمام مریدوں کو بلایا اور فرمایا آنسو پونچھو آنسو آدمی کی طرح ختم ہو جاتا ہے۔ حق کی ندا سنو

جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ ہمیشہ حق پر قائم رہتا ہے اور ہمیں یاد رکھتا ہے معاف کرنا اگر تم اور تمہارے اولاد و اقارب ثابت قدم رہیں تو میرے قیام گاہ پر سال بھر کے لئے اوراد و اذکار پڑھتے رہنا۔ اِن نصیحتوں پر عمل کرنا برعکس کرنے والے جواب دہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس جواب دینا ہے۔ خدا حافظ۔

آدھی رات کے بعد یہ الفاظ زبان مبارک پر جاری رہے۔ یا اللہ یا رفیق یا حبیب اور آخری لفظ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۷۸۶ھ سال وصال بھی یہی ہے۔ تمام خلفاء کے اندر یہ شور برپا ہوا کہ ان کی نعش کو یہاں ہی سپرد زمین کریں۔ بعض نے کہا کہ ختلان میں سپرد ارض کریں۔ آخر میں شیخ قوام الدین بدخشی نے فرمایا جو جماعت تابوت اٹھائے وہی اپنی مرضی کے مطابق دفن کرے۔ سُلطان کے مُلازموں نے ہر چند کوشش کی مگر تابوت نہ اٹھا۔ آخر میں شیخ قوام الدین صاحب بدخشی نے اُٹھایا۔ لوگ آپس میں کہنے لگے۔ اِس طویل سفر کے اندر نعش کو بُو آنے کا خطرہ ہے۔ چلتے چلتے اِس تابوت پر ملایک سایہ فگن تھے۔ ہر طرف سے مشک اذفر آرہی تھی۔ آخر میں مجمع کے اندر آپکا یہ عربی شعر پڑھا جا رہا تھا۔ میں ایک کمبل پوش فقیر عشق کا کاسہ گدائی لئے آگے بڑھ رہا ہے ذرا میرے محبوب دیکھ کس دلربائی سے آ رہا ہوں ہر مجبوب میں آ رہا ہوں۔ ۵ جمادی الثانی ۷۸۷ھ کو ختلان میں سپردِ ارض کئے گئے۔

۴ ذی الحجہ ۷۸۶ انتقال، ۵ جمید الثانی ۷۸۷ سپرد ارض اندر ختلان کئے گئے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق　　ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

نذرانۂ عقیدت

منجانب احقر العباد سید سلام الدین قادری ظہورؔ تیلونی

بدربار حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نورِ چشم رحمۃً للعالمین — آں امامِ انبیاء و مرسلین

جسم او جسم رسولِ نازنین — لختِ دلبند شفیع المذنبین

بضعۃٌ در خستان او فرمودہ است — اینچنیں فرمودہ آں سلطان دین

والدہ حسنین بودہ زوجۂ علی — از گلستانش گلے بود فخر الدین

و آں جگر پارہ حسین و حسن — قرۃ العینان ایشان محی الدین

پیر پیراں شیخ عبدالقادر است — میر میراں غوث الاعظم شمع دین

آیۂ والفجر کوئی فلومت گلاب — گو جہاں روشن یاں سلطانِ دین

کر عطاتس ذاتِ پاکن یدٌ خطاب — گو مشرف عبدالقادر نورِ دین

ارض و افلاکن ملائیکن ہند چھوپیر — جن و انسان ہندی مولائے دین

قایم اللیل صایم الدھر آدُ یلر — پاک ذاتن دپ ہیوی گو محی الدین

از صدق یلہ گو ہویدا استا رین — حکم اتمو الصیام پالک یا الیقین

بجر نبونکی یہ گو جسم و چراغ — پور علی آلِ سید المرسلین

قادری را فخر در دنیا و دین — شکر للہ شد غلام محی الدین

منظوم شجرہ فارسی

(از محمد حسین احمد قادری تیلونی)

ای خداوندہ ایجابت بخش در دعوات ما

تحفہ بفرست ماقراء فاپر جمیع الانبیا

خاص بر ذاتِ مقدس رحمۃً للعالمین

سید الکونین محمد مصطفٰے سلطانِ دین

بو ابوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ہم باآل واہلبیت پاک آں شمس الضحیٰ

ہم باصحابِ کرام و تابع متبوع ہم

یا امان مذاہب ابتداء و انتہا

بر جمیع سیداں و شہیدان صالحان

بر جمیع اولیاء اصفیاء ، عالماں

سیماً بر ذاتِ فرزند ختم المرسلین

شیخ سید عبد القادر غوث الاعظم محی الدین

نقشبندیہ سہروردی کبرویہ چشتیہ

با دایم ارواح ایشاں در صدر جنت یا الٰہ

هم جمیع عارفان در ایشان کشمیر
شیخ شیخاں شیخ حمزہؒ صاحب آفاق گیر

هم بزرگ ما قیام الدین صاحب نیلون
در گلستان سیادت عندلیب خوش لحن

مرقد او کن منور ای خدا لیل النهار
دار اخلافش متعلد و مظفر ذوالوقار

مغفرت کن بر جمیع مومنین مومنات
رحم فرما ربنا بر مسلمین و مسلمات

یا الٰہ العالمین اکنون کن برسان از کرم
سوئے ایشان با ثواب الفاتحہ اخلاص هم

یا الٰہی از تو خواهم حل کل مشکلات
اجتناب از معصیات و احتراز منهیات

دفع آفات و بلیات یا الٰہ العالمین
شرم صاحب دختران بهر شفیع المذنبین

اقتضائی قرض ما از فضل خود کن یا مجیب
من وقوعات زمانہ نجبا حین الصیعب

ہم ومودی مزروعات سیری خلقِ خدا

دفع کن از خلق عالم ظلم وقحط وہم وبا

دین وایمانم سلامت دار از دیو رجیم

وقتِ آخر بخش ایمان ای خداوند کریم

دارد امید قادری از لطفِ تو یا ربنا

زانکہ خود فرمودہ لا تقنطوا یا ذٰٓیْنا

یا الٰہی بفضلِ خویش رحمتِ کن

جائے کاتب میان جنت کن

مغفرت کن والدین مرا

یا جمیع المومنین یا اللہ

یلوح الخط فی القرطاس دھراً

وکاتبہٗ رمیم فی التراب
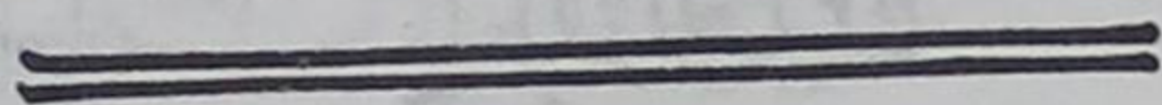
شجرۂ قادریہ

منظوم و مُرتب سیّد غلام مصطفےٰ قادری منظور مدنی خاندان قادریہ تیلونی

بیا ای بُلبُل گلشن عطر بار
سرودرے حسن الحان کُن بگلزار

بخواں در خوشنوائی و فصاحت
نوید این نسب نامہ سعادت

مُعلّا دُود مان قادریہ
مُبارک خاندان قادریہ

سیّد منظور حُسین گل رعنا مُبارک
مشگفت از باغ سلام الدین مُبارک

نسیم خوش ز ظہور الدین آمد
شمیم نو ز صدر الدین آمد

گُلے از میر محی الدین خوشبو
شد از سیّد حفیظ اللہ عطر بو

سیادت فر قیام الدین موصوف
بباغ تیلون مدفوں معروف

سیّد اشرف یا شفیع ذو المناقب
سیّد فاضل زعارف ذو المراتب
امین الدین فضل اللہ آمد
علی علوی خوشا ذی جاہ آمد
زہے سیّد حسین رومی بلدھور
مزیّن مرقدش معمور پر نور
محبُ اللہ سالدر طریقت
سریر آرائی اقلیم شریعت
عطاء اللہ رومی صدر توقیر
جمال اللہ بدر اوج تنویر
جلال الدین شاہ ملک عرفان
حسام الحق رومی کان احسان
حمید الدین محمد منبع جود
زنسرین ز ارسعد اللہ خوشنود
تعالی اللہ سیّد عبد الوہاب
با آفاق سیادت مہر خوشتاب

مُعطّر ورُد سُلطان ولایت
مُنوّر ماہِ تابان ولایت

محی الدین خطاب شاہ جیلان رض
امام الاولیاء محبُوب سُبحان

نسب نامہ شدہ منظوم مرُقوم
بحمدللّٰہ شدہ معصوم مخدُوم

مُعنبر خامہ منظور آمد
مُعطّر نامہ منظور آمد

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یاغوث رض

(بنام سلام الدین قادری ظہور)

سلام الدین محمد ماہ رخسار   ظہُور الدین جیس نوُر البصار

سو پور خاص صدر الدین احمد   چھوہ فرزند محیُ الدین محمدؐ

حفیظ اللہ تہندوی سایہ گستر   گلے سیّد قیام الدین خوشتر

ز ملک رُوم سوی آمتا چھومسرور   بلند اقبال عظیم الشان پُر نور

نشاطس منز سو تھاوُن اے خدایا   گلُے اقبال تمسند کر تہ پر نوُر

اِختتام برابیات   فریدالدین عطارؒ

بے گناہ نگذشت برما ساعتے   باحضور دِل نہ کردم طاعتے

مغفرت دارم اُمید از لُطفِ تو   زانکہ خود فرمودہ لاتقنطوا

نذرانہ عقیدت

(حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ)

معین الدین اجمیرس فدا زجان بوئن میانوی

سو جُھم محرم پرتھ سیرس قبول تحفہ کرن میانوی

یہ چھو منا پیرہ کامل عندلیب باغ مصطفویؐ

شوبس نعلینہ پاکس ٹھ دِ معین جرن میونوی

یہ چھم سالارِ اعظم خاندان چِشتیک بانی
امی بیتھ ملک عجمس ہٹھ کرن پنہٕنی مہربانی
امی ان حضرتِ اسلام عجمس تَنز بڈاوک ناو
بموہنہ نے کرامتہ سیتی خشکس ہٹھ چلاوک ناو

وجود پاکنی یہندی کرن منوّر زمین سنجرک
شرف دلیونہ قطبو لبو بناو سلطان اجمیرک

کرن تعلیم اسلامچ جزاک اللہ جزاک اللہ
سپن ہر ہون منت اس جزاک اللہ جزاک اللہ

بدخشاں لعل احمر از صدف نبوی دراو تابانی
معظم قبلہ جیلدن چھندوی کیا چھوہ شوبانی

شوبان برسندا جمیر پرزن زن لولوی لالا
تمامی عجکی افطاب کرتھ سرخم زہ کن ای شاہ

ہویدا آب شبیرین ریگزارس پیرہ پاکن کر
ننہ زن جوئی کوثر سازہ یاپت نام وارن کر

للہ ای شاہ خوبان خاکروب درگیت نالان
فدا سازم بر آستان درنثار اقرۃ العینان

المدای شاہ دین کمترین را دُن منی گومی

منم مہجور از کوییت نیقادی مرا زینہار
مُشرف گر کنی یکبار بیک جلوہ اسیرم را

شود ابدال جیلانی مثل مشہور در کشمیر
گر یکبار قادری تو بغرمائی بیا اجمیر
منم عنیان خود را تحفتہ آرم دررہ اجمیر

خراج عقیدت از احقر العباد قادری ظہور تیلونی
بدربار حضرت خواجہ معین الدین چشتی
گر قبول افتد زہے عز و شرف

صحابیت ہوئی پھر تابعیت
بس آگے قادری منزل ہے یاغوث
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

نذرانہ عقیدت
شیخ نورالدین علمدارِ کشمیرؒ

بو چھُس یرتل حلم دارن علمدارن دِپوم دلہ یور
توی چھُس خون دِل ہارن علمدارن دِپوم دلہ یور

سٹھاہ مُدتا گو بیمار طبیباہ کیاہ ژِہ اَینی عار
ہتم جرا بو چھُس پرارن علمدارن دِپوم دلہ یور

چھُونا بہترانو تشریف دوکھن گرتم تخفیف
ستھاہ گژھ بولہ بیمارن علمدارن دِپوم دلہ یور

غرض چھُوم حال دل یاوِ سے ہن گُدرن بوژی ہاوے
اتھ ریٹ کرہ سیاہ کارن علمدارن دِپوم دلہ یور

بنن ونہ ہا چھوکوس بوزان مہ گوژ عادل تہ مردانؑ
چھ عادل پر اینہ ژارن علمدارن دِپوم دلہ یور

بوگوس یرُ یادمہ چھُوم حیرت مہ چھنہ کانہہ ونُن حُسن صُورت
بنت مظلوم بو آس لدرن علمداران دِپوم دلہ یور

مہ حضرت وأتہِ تو دادِس تھوِ ناکن مہ فریادس
متہ لاگھوم ستمگارن علمدارن دِپوم دلہ یور

لِللہ کر تو مہ کلمک پاس یہ تاریکی تہ ظلمت کاس
عفو کر تو خطا کارن، علمدارن دِپوم ولہ یوُر

کر کھنانئی مہربانی تہ دک مہ تاج سُلطانی
مہ ستھ چھُم چھوس تو یے لارن علمدارن دِپوم دلہ یوُر

گژھی کیاہ چیانہ شاہی کم، اگر قادری یہ روزہ بے غم
سہ چھوم شفقت بوچھس پرارن علمدارن دِپوم ولہ یور

طالب مغفرت کثیر التقیقر احقر العباد = ابو المنظور

سیّد سلام الدین قادری خلف سید

ظہور الدین قادری مرحوم نور اللہ تربتہٗ وجمیع المومنین والمومنات

مولوی عالم جموں و کشمیر فاضل دینیات دیو بند

1964 1996